روزنامہ
CPL
61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 24 اپریل 2000ء - 18 محرم 1421 ہجری - 24 شہادت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 90

شرک سے بیزاری

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

میں شرک سے سب سے زیادہ بیزار ہوں۔ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا تو میں اس کے اس عمل اور شرک سے قطع تعلق کر لیتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الزہد باب من اشرک فی عملہ حدیث نمبر 5300)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام انبیاء علیہم السلام جو دنیا میں آئے ہیں، اگرچہ انہوں نے جو احکام دنیا کو سنائے وہ مبسوط اور مطول تھے اور بہت کچھ جزئیات بھی بیان کر دیں اور تمام امور جو توحید، تہذیب، معاملات اور معاد کے متعلق ہوتے ہیں۔ غرض جس قدر امور انسان کو چاہئیں، ان سب کے متعلق وہ ہر قسم کی ہدایتیں اور تعلیمیں لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ باوجود ان ساری جزئی تعلیموں اور ہدایتوں کے ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پا کر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے بکلی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ وہ خدا کے لئے ہو جائے۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اسی مقصد کی طرف انسان کو رہبری کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی گم گشتہ متاع اور مقصد کو پھر حاصل کر لے۔ گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں۔ یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے۔ لیکن عظیم الشان گناہ جو اس مقصد عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کے لئے پڑا ہوا ہے، وہ شرک ہے۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے لئے ہو جائے اور گناہ اور اس کے محرکات سے بہت دور رہے اس لئے کہ جوں جوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے، اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دور ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں کا گھر ہے جس کو جہنم بھی کہتے ہیں۔

دیکھو انسان کا اگر کوئی عضو اپنی اصلی جگہ سے ہٹا دیا جائے۔ مثلاً بازو ہی اگر اتر جاوے یا ایک انگلی یا انگوٹھا ہی اپنے اصلی مقام سے ہٹ جاوے، تو کس قدر درد اور کرب پیدا ہوتا ہے۔ یہ جسمانی نظارہ روحانی اور اخروی عالم کے لئے ایک زبردست دلیل ہے اور جہنم کے وجود پر ایک گواہ ہے۔ گناہ یہی ہوتا ہے کہ انسان اس مقصد سے جو اس کی پیدائش سے رکھا گیا ہے، دور ہٹ جاوے۔ پس اپنے محل سے ہٹنے میں صاف درد کا ہونا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 56)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں۔ اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

بچوں کی تربیت بذریعہ تحریک جدید

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولاد کو بھی نصیحت کرتے رہیں"

(تقریر سالانہ اجتماع انصار اللہ 57-10-26)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حافظ عبد الحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 97

ریکارڈ شدہ:-30- جون 1999ء

الفاظ و معانی

گل کترنا۔

موج خرام ناز بھی کیا گل کتر گئی۔

گل کھلانا۔ آتش کا شعر ہے۔

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

اس شعر کی خوبصورتی کیا ہے؟

چمن کی زمین نئے نئے رنگ لاتی ہے

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے۔ آسمان کا رنگ بدلنا اس کی روش اور طرز کے بدلنے کو کہتے ہیں۔

گلے کا ہار

عام طور پر جن بچیوں کے پاس ہار ہو وہ ہمیشہ پہنے رکھتی ہیں آجکل تو یہاں لڑکے بھی ہار پہن کے رکھتے ہیں آجکل کے جو نوجوان ہیں ان میں ہار پہننے کا بہت رواج ہے۔
گلے کا ہار اکثر تو برے معنوں میں ہے کہ فلاں گلے کا ہار بن گیا ہے۔

گلہ بان

جتنے نبی ہیں ان کے لئے لفظ گلہ بان استعمال ہوا ہے۔ حضرت کرشن کے لئے گاؤپال کا لفظ آیا ہے۔ ان کے حواریوں کو گاؤ کہتے ہیں ہندوستان میں گائے پالنے کا زیادہ رواج تھا کرشن کو بجائے بھیڑ بکریاں پالنے والے کے گاؤپال کہا گیا ہے۔
حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہے۔
ترجمہ اے گائے پالنے والے تیری تعریف گیتا میں لکھی ہے۔

گلہری

رِگلہری۔ گلہری۔ دونوں طرح سے ہے۔ جتنی اردو کی ڈکشنریاں ہیں وہ رِگلہری لکھتی ہیں۔ مگر عرف عام میں گلہری اتنا مشہور ہو چکا ہے کہ بھی دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

گلّی ڈنڈا

رِگلی ڈنڈا چاہے رِگلی ڈنڈا کہیں چاہے گُلی ڈنڈا کہیں۔

ناریل

ناریل ڈاب کے اندر بہت عمدہ اور خالص پانی ہوتا ہے۔ اس طرح اس کا پانی اللہ کے فضل سے شفاف بنا ہوا ہے اپنے ممالک گھانا وغیرہ یا دوسرے ممالک جہاں زمین کا پانی گندہ ہو وہاں خدا تعالیٰ نے ناریل بہت لگایا ہوا ہے اگر پیاس لگے تو ناریل کا پانی پینا چاہیے۔ میں تو جب بنگلہ دیش گیا تھا جب بھی سفر پہ جاتا تھا کوکا کولا وغیرہ کی بجائے ہمیشہ ڈاب ہی پیتا تھا۔ وہاں میں نے بہت ڈاب پی ہوئی ہے۔ گاڑی جب کھڑی ہوتی تھی وہاں ڈاب بیچنے والے آ جایا کرتے تھے۔ ہم ڈاب پیا کرتے تھے۔ مولوی محمد صاحب میرے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ ان کی تقریروں میں ایک لفظ بہت آیا کرتا تھا۔ ابونگ۔ ابونگ۔ میں نے ان سے پوچھا ابونگ کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا اس کا مطلب ہے "اور" جب ڈاب بیچنے والا آیا مجھے بہت پیاس لگی ہوئی تھی میں نے کہا ایک ڈاب ابونگ۔ مولوی صاحب میری اس بات پہ بہت ہنسے۔

میں سمجھتا تھا More کے معنوں میں ہے یعنی اور دے دیں۔ لیکن اس کا مطلب ہے and یعنی اور۔

محراب مغلیہ سلطنت میں بھی اور سپین میں بھی محرابوں کے اوپر بہت عظیم الشان عمارتیں بنائی ہوئی تھیں جو ابھی تک قائم ہیں۔ محراب کا اصول یہ ہے کہ اس کی بہت سی طاقت تقسیم ہو کر نیچے زمین تک اتر جاتی ہے۔
بہت بڑے بڑے قلعے محرابوں پر بنے ہوئے ہیں۔

ڈوگر فضل ڈوگر صاحب ہیں نا جو آپ کی بہت دعوتیں کرتے ہیں۔ ڈوگر کشمیر میں بہت ہوتے ہیں۔ وہاں کے جو راجے تھے۔ (ڈوگرہ راج مشہور ہے) وہ اکثر ڈوگر ہوا کرتے تھے۔ جو مسلمان ہو گئے وہ بھی ڈوگر ہی کہلاتے ہیں اور بڑی تعداد میں ڈوگر مسلمان ہوئے ہیں۔

آنکھیں بچھانا

آ آ کہ تری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں

کسی کی عزت افزائی کرنا کسی کا بہت انتظار کرنا کسی پیارے کی راہ دیکھنا۔ اس سب کو آنکھیں بچھانا کہتے ہیں۔

اٹکھیلیاں کرنا

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بے زار بیٹھے ہیں

اگر کوئی شخص غمگین ہو اداس ہو اس موقعہ پر استعمال کرتے ہیں

تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بے زار بیٹھے ہیں

اے موسم بہار کی خوشبو ہمیں نہ چھیڑ راہ لگ اپنی۔ چل رہی ہو تو چلتی رہو تم ہم سے چھیڑ چھاڑ کر رہی ہو ہم بے زار بیٹھے ہیں۔

رقیب۔ اکبر الہ آبادی کا شعر ہے

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

یہ جو پرانے زمانے میں لطیفہ ہوتا تھا۔ آج کل لطیفہ نہیں بلکہ ایک دردناک واقعہ بن گیا ہے۔ احمدیوں کے خلاف رپٹیں لکھوائی جاتی ہیں۔ نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں اللہ کی باتیں کرتا ہے اور رسول کی باتیں کرتا ہے۔ اس رپٹ لکھوانے سے پکڑے بھی جاتے ہیں کیسی عجیب بات ہے پرانے زمانے میں (اکبر کے زمانے کو کافی دیر ہو گئی ہے) دن بدن خدا پر ایمان کم ہو رہا تھا۔ اس بات کو اکبر نے یوں بیان کیا

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

اس مضمون کا اکبر کا ایک اور شعر ہے

یہ بت پردہ نہیں کرتے خدا ظاہر نہیں ہوتا
غنیمت یہ زمانہ ہے کہ میں کافر نہیں ہوتا

خوبصورت وجود عورت اور محبوب کو بت کہا جاتا ہے

اس زمانے میں پردہ اٹھ رہا تھا اب تو آتے آتے بہت ہی اٹھ گیا ہے مگر وہاں آغاز ہو چکا تھا۔

اکبر کے یہ شعر 1900ء کے آغاز کے ہیں

یہ بت پردہ نہیں کرتے خدا ظاہر نہیں ہوتا

یہ جو خوبصورت عورتیں ہیں پردہ نہیں کرتیں خدا ظاہر نہیں ہوتا

غنیمت یہ زمانہ ہے کہ میں کافر نہیں ہوتا

اس شعر میں خوبی یہ ہے بت کے مقابل کافر ہے۔ کافر بت پہ عاشق ہوتا ہے بتوں کی پوجا کرتا ہے۔

یہاں بتوں سے مراد وہ بت نہیں ہیں بلکہ انسانی بت مراد ہیں۔

رگ۔

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

وہ خون جو رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے ہم تو اس کے قائل نہیں ہیں وہ تو چھپا ہوا ہے آنکھ سے ٹپکے تب مانیں گے کہ یہاں خون ہے
بہت اچھا شعر ہے۔

رَو۔

رو میں ہے رخش عمر تھمے دیکھئے کہاں
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں

غالب کہتا ہے میری زندگی جو ہے اس کی رفتار میرے قبضے میں نہیں رہی۔ زندگی تیزی سے بدلتی جا رہی ہے۔ میں ایک ایسا سوار ہوں۔ جس کے ہاتھ میں نہ گھوڑے کی باگ ہے نہ پاؤں رکاب میں ہیں۔ کسی وقت بھی گھوڑا اس کو پھینک دے گا اور وہ مر جائے گا۔ رخ معین نہیں کرتا۔

اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے والا مضمون ہے۔

رو میں ہے رخش عمر تھمے دیکھئے کہاں

جہاں کھڑا ہوا وہاں ہی زندگی ختم ہو گئی رخ کا ہمیں پتہ کوئی نہیں ہے خود نہیں ڈھال سکتے جدھر رخ ہوا ہے چل پڑی ہے۔
پاؤں بھی رکاب کے اندر نہیں ہیں۔ باگ چھٹ گئی ہے اکثر پھر ایسے سوار گرتے ہی ہیں۔
میں بھی چھوٹے ہوتے سواری کیا کرتا تھا لیکن اللہ کے فضل سے مجھے کافی مہارت تھی کئی دفعہ رکاب پاؤں سے نکل گئی اور لگام بھی ہاتھ سے گئی مگر قائم رہا۔
لیکن اکثر جب نکل جائے تو تھمنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔

روپوش۔ کئی احمدی ہیں جو باہر نکل گئے ہیں۔ حکومت نے ان کو روپوش قرار دے دیا ہے۔ کوئی آسٹریلیا چلے گئے کوئی کہیں چلے گئے اپنے اپنے کام کر رہے ہیں۔ حکومت ان کو روپوش ہی بنا رہی ہے۔

مضمون

الفضل میں ایک بڑا اچھا مضمون چھپا ہوا ہے اس میں سے کچھ اقتباسات ہیں بعض لوگوں نے اپنے رشتے دار مرحومین کے متعلق اچھی اچھی باتیں لکھی ہوئی ہیں میں نے کہا تھا وہ بھی اردو کلاس کو بھی سنا دیں۔
جمعے اور ہفتے کو انشاء اللہ آپ کو اور باتیں سناؤں گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

تھی اس کی ذات مشعل انوار آگہی

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب: اصولوں کی پابندی - لندن سے آخری سفر

احباب جماعت کے بیان کردہ روحانی لطف و مسرت سے معمور واقعات

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

اصولوں کی پابندی اور جفاکشی

شیخ اعجاز صاحب کی زبانی یہ دلچسپ واقعہ سماعت فرمائیے:۔

"چوہدری صاحب کو جوانی میں ہی ذیابیطس کا مرض لاحق ہو گیا۔ انہوں نے خدا کے فضل سے 93 سال کی عمر پائی۔ آخری ڈیڑھ سال کے علاوہ ذیابیطس کے باوجود ان کی صحت قابل رشک تھی۔ جس کی وجہ ان کی باقاعدگی کی عادت تھی۔ معالج دوا یا خوراک کے سلسلہ میں جو ہدایات دیتے وہ ان پر پوری طرح عمل پیرا ہوتے۔ 90 سال کی عمر تک چاق و چوبند رہے۔ 63ء میں خاکسار عالمی ادارہ خوراک و زراعت سے متعلق تھا۔ اس ادارہ کی ایک کانفرنس کے موقعہ پر واشنگٹن جانے کا اتفاق ہوا۔ کانفرنس کے اختتام پر تین چار ہفتوں کی چھٹی لے کر نیویارک گیا۔ چوہدری صاحب ان دنوں اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ تھے۔ میں ان کے ہاں ٹھہرا۔ ان کی رہائش ایک اپارٹمنٹ میں تھی جو پاکستانی مشن سے دو تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ وہ ہر صبح پارک میں دو میل روزانہ کی مقررہ سیر کرتے ہوئے پیدل دفتر جاتے۔ میرے لئے پیدل چلنا ہمیشہ مشکل رہا ہے۔ ناچار مجھے بھی ساتھ پیدل چلنا پڑتا۔ وہ تیز چلنے کے عادی تھے۔ صحت کے نقطہ نظر سے بھی انہیں Brisk Walk کرنا ہوتی تھی۔ میرے لئے ان کے ساتھ چلنا دوہری مصیبت تھی۔ مشن کے دفتر پہنچے ان کا کمرہ تیسری منزل پر تھا۔ انہوں نے سیڑھیوں کا رخ کیا۔ میں پہلے ہی ہانپتے کانپتے پہنچا تھا۔ ان کو سیڑھیوں کی طرف جاتے دیکھ کر پوچھا اس عمارت میں کوئی لفٹ نہیں؟ ہنس کر فرمایا ہاں ہے۔ اس کونے میں بوڑھوں کے لئے۔ تم اس میں آجاؤ۔ یہ کہہ کر وہ تو سیڑھیاں چڑھ گئے اور میں نے لفٹ میں سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ سیڑھیاں چڑھنے کی زحمت سے بچ گیا۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 69)

دعاؤں میں استغراق

"چوہدری صاحب کو جلد سو جانے کی عادت تھی۔ کیونکہ نماز تہجد کے لئے اٹھنا ہوتا تھا۔ ان کی تہجد کی نماز بہت وقت لیتی تھی اس لئے کہ دعاؤں کی فہرست بہت لمبی تھی اور دن بدن اور لمبی ہوتی جا رہی تھی۔ کسی سے دعا کرنے کا وعدہ کر لیتے تو جب تک دُعا کی قبولیت کی خبر نہ مل جاتی۔ دعا جاری رکھتے۔ ایک صاحب نے ان سے اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔ یہ ان کے لئے دعا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی لیکن ان صاحب نے چوہدری صاحب کو مطلع نہ کیا۔ پانچ چھ سال بعد ان صاحب کے کوئی عزیز انہیں ملنے آئے۔ چوہدری صاحب نے ان سے پوچھا کہ ان صاحب کے ہاں اولاد ہوئی یا نہیں؟ تو بتلایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ہاں دو بیٹے ہیں۔ اس پر آپ نے اس شخص کا قصہ سنایا جس کی بیوی نے بھینس دوہتے وقت بھینس کا کٹا اپنے خاوند کو پکڑا کر اسے بھینس کے سامنے کھڑا رکھنے کو کہا تاکہ محبت مادری میں بھینس زیادہ دودھ اتارے۔ بیوی دودھ لے کر چلی بھی گئی۔ اور فرمانبردار شوہر تعمیل حکم میں کٹا پکڑے بیٹھے رہے۔ فرمایا ہم تو کٹا پکڑے بیٹھے رہتے ہیں۔ جب تک دعا کے لئے کہنے والے صاحب اطلاع نہ دیں کہ دعا قبول ہو گئی۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 70-69)

مکرم محمود نصر اللہ صاحب (حضرت چوہدری صاحب کے بھتیجے) کا بیان:۔

"پاکستان بننے سے قبل شام کی چائے پر چند دوست آجایا کرتے تھے جن میں عموماً محترم میجر جنرل نذیر احمد صاحب (مرحوم) محترم چوہدری بشیر احمد صاحب (مرحوم) اور محترم شیخ اعجاز احمد صاحب ہوتے تھے۔ ان کے ساتھ یہ بات طے تھی کہ جو بھی فقرہ جس زبان میں بھی بولا جائے پورا فقرہ اسی زبان میں ادا کیا جائے۔ یعنی پنجابی کے فقرہ میں تمام الفاظ پنجابی کے ہوں۔ اردو کے فقرہ میں تمام الفاظ اردو کے ہوں اور انگریزی کے فقرے میں تمام انگریزی کے الفاظ ہوں کسی دوسری زبان کا لفظ استعمال نہ کیا جائے اور جو بھی اپنے فقرے میں دوسری زبان کا لفظ استعمال کرے تو اس کو دو آنے فی لفظ جرمانہ ہوا کرے گا۔ مجھے یاد ہے کہ ان تمام دوستوں کو اس شرط پر ہمیشہ جرمانے ہوئے مگر محترم باباجی کو کبھی بھی کوئی جرمانہ نہ ادا کرنا پڑا۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 137)

"جب باباجی دفتری کام کرتے کرتے تھک جاتے تو فیصلہ کرتے کہ میں پندرہ منٹ کے لئے اب سو جاؤں، کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی سو جاتے اور ٹھیک پندرہ منٹ بعد جاگ جاتے۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 138)

"جب وہ فیڈرل کورٹ کے جج تھے تو تھوڑی دیر کے لئے ہاتھ پر ٹھوڑی رکھ کر آنکھیں بند کر لیتے۔ ایک دفعہ اس حالت میں وکیل صاحب نے جو عدالت میں بحث کر رہے تھے، انگریزی میں کہا کہ جج صاحب تو سو رہے ہیں میں بحث کس کو سنا رہا ہوں۔ محترم باباجی نے سر اٹھایا اور وکیل صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرے محترم وکیل صاحب نے ایک پوائنٹ یہ کہا ہے دوسرا پوائنٹ یہ کہا ہے اور تیسرا پوائنٹ یہ کہا ہے کیا وکیل صاحب اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ میں سویا ہوا تھا۔ یہ بات سن کر وکیل صاحب حیران رہ گئے اور انہوں نے معذرت چاہی۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 138)

کام - کام - کام

مکرم نصیب اللہ قمر صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے

ایک دفعہ مجھ سے ہالینڈ میں عالمی عدالت کے ایک شخص کا ذکر کیا جس نے شادی نہیں کی تھی۔ وہ کہا کرتا تھا میں نے اپنے کام سے شادی کی ہے۔ وہ شخص حقیقتاً کام کا بڑا دھنی تھا۔ مگر جب میں وہاں گیا اور اس نے مجھے کام کرتے دیکھا تو بے اختیار بول اٹھا آپ تو مجھ سے بھی زیادہ کام کرتے ہیں۔

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 66)

کھانے کی عادات

مکرم بشیر احمد خان رفیق کی دس سالہ گواہی:۔

"آپ کے کھانے کی عادات نہایت سادہ تھیں۔ کھانے میں کبھی تکلف نہیں کرتے تھے۔ جو بھی سامنے رکھ دیا کھا لیا کرتے تھے۔ مجھے متواتر دس سال تک آپ کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ روزانہ دوپہر اور شام کا کھانا خاکسار کے ساتھ تناول فرماتے۔ ایک عرصہ تک ناشتہ بھی اکٹھا ہوتا تھا۔ مگر بعد میں آپ نے اپنی آسانی کے خیال سے ناشتہ علیحدہ کر لیا۔ ان دس سالوں میں ایک بار بھی کھانے میں کوئی نقص نہیں نکالا۔ سبزیوں میں اروی بہت رغبت سے کھاتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بار مجھے ایک حادثہ پیش آگیا جس کے نتیجے میں میں بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آنے پر مجھے کھانے میں اروی دی گئی۔ بس اسی دن سے مجھے اروی سے رغبت پیدا ہو گئی۔ آپ کھانا بہت کم کھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ فرمانے لگے کہ صوفیاء نے جو لکھا ہے کہ روحانیت کے لئے کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا ضروری ہے تو میں کم کھانے اور کم سونے پر تو عمل کرتا ہوں البتہ کم بولنے پر ابھی میں عمل نہیں کر سکا۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 77، 76)

مکرم بشیر احمد خان رفیق حضرت چوہدری صاحب کی ہمت اور کام کی لگن کے متعلق بیان کرتے ہیں:۔

"آپ کی زندگی کا ماٹو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کام کام اور صرف کام۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب چالیس سال کی عمر میں مجھے ذیابیطس کی تکلیف شروع ہوئی تو ڈاکٹروں نے بہت سی احتیاطیں بتائیں۔ ان دنوں میں سوچا کرتا تھا کہ اگر میری عمر ساٹھ سال بھی ہو گئی تو بہت ہو گی۔ اب جب اللہ تعالیٰ نے عمر میں اضافہ فرما دیا ہے تو یہ مہلت اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں بسر کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ اسّی پچاسی سال کی عمر میں بھی روزانہ اٹھارہ گھنٹے میز کرسی پر بیٹھ کر تصانیف میں مشغول رہتے تھے۔ دن کو سونے کی عادت نہ تھی۔ آرام کرسی پر بیٹھے بیٹھے کچھ دیر کے لئے آنکھیں بند کر کے آرام کر لیا کرتے تھے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 81)

جسم کو کبھی اجازت نہیں دی

مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ آپ قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کو دھرا رہے تھے اور چند دیگر بزرگان جن میں نوجوان اور حضرت باباجی سے کم عمر دوست ساتھ تھے صبح سے لے کر شام تک کام کیا کرتے تھے اور شام کو چوہدری صاحب تو ویسے ہی نظر آتے تھے اور دوسروں میں سے اکثر شدید تھکے ہوئے۔ بعض اوقات تو اس کام کے باوجود مغرب کے بعد باباجی نے مزید کوئی مصروفیت رکھی ہوتی تھی۔ جس میں پوری طرح چاق و چوبند ہو کر حصہ لیتے تھے۔ ایک مرتبہ خاکسار نے دریافت کیا کہ آپ اس قدر مشقت کس طرح برداشت کر لیتے ہیں تو جواب میں فرمایا میں نے اپنے جسم کو کبھی اجازت نہیں دی کہ میرے حکم کی نافرمانی کرے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 141)

گھر کو جب اپنے چلے

لندن سے پاکستان کے ہمسفر چوہدری منصور احمد صاحب کی اشک ریز روداد سفر:۔

"نومبر 1983ء کی ایک صبح کو حضرت چوہدری صاحب کا ارشاد موصول ہوا کہ "لاہور جا رہا ہوں" میں تفصیلات سننے کے لئے حاضر ہوا تو اور باتوں کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ امسال ٹکٹ یکطرفہ لینا ہے۔ بمشکل جذبات کو یکجا کیا اور عرض کی کہ چوہدری صاحب! یہ کیا سن رہا ہوں۔ ہم تو آپ کی واپسی کا انتظار جلسہ سالانہ کے فوراً بعد شروع کر دیتے تھے مگر آپ آج ہمیں لطف انتظار سے بھی محروم کئے دے رہے ہیں؟ آپ نے انگریزی میں فرمایا کہ

"Mansoor! I do not like to go in a box"۔

میں تابوت میں بند ہو کر واپس نہیں جانا چاہتا۔ یہ دل ہلا دینے والی غیر متوقع بات سن کر میں سکتے میں آگیا...... آخر یہ خبر عام ہو گئی کہ حضرت چوہدری صاحب اس سال واپس نہ آنے کے ارادہ سے وطن لوٹ رہے ہیں۔ جوں جوں یہ خبر جماعت میں پھیلنے لگی احباب کرام بغرض ملاقات تشریف لانے لگے اور یہ سلسلہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہی جا رہا تھا..... حتیٰ کہ آپ کو یہ اعلان کروانا پڑا کہ 12 نومبر 1983ء کو امام صاحب بیت الفضل لندن نے مجھے "محمود ہال" میں حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا ہے اس لئے ملاقات اس موقعہ پر ہو جائے گی اور اس روز کے بعد دوست براہ کرم بغرض ملاقات تشریف نہ لائیں۔ میں معذرت خواہ ہوں وقت کم ہے اور کام زیادہ۔ ابھی بہت سے خطوط کا جواب دینا ہے۔ چنانچہ وقت مقررہ پر محمود ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور تل دھرنے کی جگہ نہ تھی..... درد بھرے دلوں اور کپکپاتے لبوں سے السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے غمزدہ لوگ بوجھل بوجھل قدم اٹھاتے ہوئے' اس جلیل القدر انسان سے مصافحہ کرتے ہوئے' اشکبار ہو رہے تھے۔ ایسی الوداعی مجلس کبھی لندن میں دیکھنے میں نہ آئی تھی۔ دل پھٹے جا رہے تھے۔ جذبات امڈ رہے تھے۔ سسکیوں کی مدھم مدھم آوازیں ماحول کو سوگوار کر رہی تھیں۔ آخر 19 نومبر آ ہی گیا۔ اس روز محترم چوہدری صاحب نے وطن روانہ ہونا تھا۔ پرواز کا وقت ایک بجے دوپہر تھا.... پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن کے سیلز مینجر (لندن) مکرم خواجہ سلیم جہانگیر صاحب نے کمال عقیدت سے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہوئے تمام ضروری انتظامات کروا دیئے اور متعلقہ احباب نے لندن' اسلام آباد اور لاہور ایئرپورٹ پر جس محبت' تندھی اور خلوص دل سے فرائض کی بجا آوری کی اور چوہدری صاحب کی دعاؤں سے حصہ پایا' وہ اب تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں.... پی آئی اے کی انتظامیہ نے بہت عمدہ اور احسن انتظام کر رکھا تھا۔ جہاز کے کپتان خود تشریف لائے اور مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا اور اپنے نائبین کو ضروری ہدایات دیں۔ راقم الحروف کے بارے میں بھی خاص ہدایات دیں کہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور جب چوہدری صاحب یاد فرمائیں یا یہ خود ان کے پاس جانا چاہیں تو کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے...... منزل بہت سرعت سے قریب تر آ رہی تھی۔ باتوں باتوں میں چوہدری صاحب نے فرمایا کہ کپتان سے رابطہ قائم کرو اور یہ معلوم کرو کہ ہمارا جہاز کس وقت ایسے مقام پر پہنچے گا جہاں ہم فجر کی نماز ادا کر سکیں کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ ہوائی جہاز میں پرواز کرتے وقت اس بات کا بہت خیال رکھنا پڑتا ہے کہ صبح صادق شروع ہوتے ہی روشن دن میں بدل جاتی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہمیں صحیح وقت کا علم ہونا چاہئے۔ چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل بفضل خدا احسن طور پر ہو گئی اور نماز فجر ادا کی گئی..... تھوڑی دیر کے بعد ہم اسلام آباد کے بین الاقوامی ہوائی مستقر پر اتر رہے تھے۔ جہاز کے انجن جب بند ہوئے تو اس وقت صبح کے چار بج کر بیس منٹ تھے۔ چوہدری صاحب کی روانگی سے قبل جہاز کے کپتان اور دیگر ارکان فرسٹ کلاس کے لاؤنج میں آئے اور نہایت ادب اور وقار کے ساتھ ایک قطار میں کھڑے ہو گئے۔ میں نے چوہدری صاحب کو کوٹ پہنایا۔ ساتھ والا سامان لیا اور آہستہ آہستہ ان کے ساتھ چل دیا۔ چوہدری صاحب کا ایک ہاتھ میرے کندھے پر تھا اور دائیں ہاتھ سے تمام لوگوں سے مصافحہ کیا۔ کپتان کا شکریہ ادا کیا۔ اب سیڑھی لگ چکی تھی۔ جونہی ہم جہاز کے دروازے سے نکل کر باہر آئے تو اسلام آباد کی پیاری صبح کا سماں آنکھوں کے سامنے تھا۔ دل لبھانے والی لطیف ہوا چل رہی تھی۔ اس نے چوہدری صاحب کے چہرے کو اور منور کر دیا۔ ہم آہستہ آہستہ سیڑھیوں سے اتر رہے تھے۔ جمبو جہاز کی سیڑھیوں سے اترتے وقت کم از کم سات آٹھ منٹ لگ گئے ہوں گے۔ مگر میں نے محسوس کیا کہ جب تک چوہدری صاحب نہیں اتر گئے' ہوائی مستقر کا ہر شخص نہایت ادب اور احترام سے کھڑا رہا..... مجھے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ پاکستان اپنے ایک بزرگ لیڈر کو مرحبا کہہ رہا ہے۔ جو ساری دنیا میں اپنے وطن کا نام روشن کر کے گھر واپس آیا ہے۔ کیا خاموشی تھی سب کی نگاہیں ایک وجود پر مرکوز تھیں اور وہ وجود تمام ہنگاموں سے بے نیاز خراماں خراماں چلا جا رہا تھا۔ سیڑھیوں سے نیچے اترے تو پی آئی اے کے سپیشل پیسنجر ہینڈلنگ آفیسر کے علاوہ مکرم جناب حمید نصراللہ خان صاحب اور مکرم جناب عبدالوہاب صاحب کو موجود پایا۔ مصافحہ اور معانقہ کے بعد ہم اسلام آباد کے نہایت خوبصورت وی آئی پی لاؤنج میں پہنچے۔ حسن اتفاق ہے کہ وہاں پر کوئی صوبائی وزیر' پنجاب کے اعلیٰ پولیس افسران کے ساتھ نہایت اطمینان سے مصروف گفتگو تھے۔ مگر جونہی حضرت چوہدری صاحب پر ان کی نظر پڑی تو وہ فوراً کھڑے ہو گئے..... وزیر موصوف تشریف لائے نہایت ادب واحترام سے چوہدری صاحب کو السلام علیکم کہا اور سر جھکا کر کھڑے ہو گئے اور ان کے پیچھے وہ تمام پولیس افسر بھی نہایت ادب سے کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں کے بعد وزیر موصوف نے خاموشی کو توڑا اور عرض کی کہ ہمارے لائق کوئی خدمت؟ حضرت چوہدری صاحب نے جزاکم اللہ کہا اور شکریہ ادا کیا۔ جس پر وہ اجازت لے کر چلے گئے۔ مگر بوجہ ادب کے انہوں نے قدم پیچھے اٹھانے شروع کئے اور سر جھکائے آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ اب مجھے چوہدری صاحب کے سامان کی وصولی کے لئے جانا پڑا...... پی آئی اے کے نہایت بزرگ صورت ملازم جنہوں نے ادنیٰ سی وردی پہن رکھی تھی مجھ سے یوں مخاطب ہوئے کہ "صاحب آپ چوہدری صاحب کے ساتھ آئے ہیں" میں نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ کہنے لگے کہ کل کے اخبار میں ایک مضمون چھپا تھا۔ اس میں چوہدری صاحب کی تصویر بھی تھی مگر مضمون کسی مخالف نے لکھا ہوا تھا کیونکہ اس نے چوہدری صاحب پر بہت جھوٹے الزامات لگائے ہوئے تھے۔ مگر جب میں اس تصویر کو دیکھتا تھا تو مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ مضمون نگار نے سچ بولا ہے کیونکہ تصویر سچی تھی اور مضمون جھوٹا اور آج جبکہ میں نے خود چوہدری صاحب کو دیکھ لیا ہے تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جو باتیں مضمون نگار نے مخالفانہ انداز میں تحریر کی ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔"

(خالد ص 173 تا 179)

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

مکرم بشیر احمد رفیق بیان کرتے ہیں:۔

"یہ ان دنوں کی بات ہے جب آپ ناشتہ بھی ہمارے ساتھ کرتے تھے ایک دن صبح کے ناشتہ پر تشریف نہ لائے تو مجھے فکر ہوئی آپ کے فلیٹ میں حاضر ہوا تو آپ بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے آواز دی تو بڑی نحیف اور کمزور آواز میں جواب دیا آ جاؤ۔ فرمانے لگے رات جب میں تہجد کے لئے اٹھا تو اچانک مجھے شدید ضعف کا دورہ پڑا اور سارا جسم پسینہ سے تربتر ہو گیا۔ اور سینہ میں بھی شدید درد محسوس ہوتا رہا۔ اس دوران کمزوری اتنی بڑھ گئی کہ دو تین مرتبہ مجھ پر غشی طاری ہوتی رہی۔ میں نے عرض کیا آپ کے سرہانے فون رکھا ہوا ہے اور یہ لگایا بھی اسی لئے گیا تھا کہ آپ کسی فوری ضرورت کے وقت مجھے بلوا سکیں۔ آپ نے مجھے کیوں نہیں بلایا۔ فرمایا دو تین مرتبہ مجھے خیال آیا کہ تمہیں فون کروں۔ لیکن ہر بار یہ خیال مانع رہا کہ تم تھکے ہوئے ہو گے۔ رات کو نیند سے اٹھانا مناسب نہ ہوگا۔ پھر فرمایا مجھے خوشی ہے کہ اس بیماری میں میری ایک خواہش پوری ہو گئی۔ میری ہمیشہ سے یہ دعا رہی ہے کہ جب میری موت کا وقت قریب آئے تو میری زبان پر جزع فزع کی بجائے حمد الٰہی اور درود کا ورد ہو۔ رات بھی جب مجھ پر غشی ہوتی اور میں غشی کی کیفیت سے باہر آتا تو میری زبان پر حمد اور درود ہوتا۔ اس لئے مجھے اب یہ اطمینان ہو گیا ہے کہ جب بھی موت آئی تو انشاء اللہ میری زبان حمد اور درود سے تر ہو گی۔ فرمایا کرتے تھے مجھے موت سے ہرگز کوئی خوف نہیں ہے اور میں کبھی اس بارہ میں سوچتا بھی نہیں کہ موت کوئی ڈرنے والی چیز ہے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 83)

حضرت چوہدری صاحب کے داماد محترم چوہدری حمید نصراللہ صاحب کا یہ بیان سماعت فرمائیے:۔

"علالت کے دوران انتہائی صبر اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونے کا ثبوت ہر لحظہ آپ سے ملتا رہا۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے تو اب جانے کا وقت ہے۔ اس قدر طبیعت اپنے رب کے حضور جانے کے لئے تیاری میں تھی کہ ایک مرتبہ سے زائد مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب سے اس بات کا اظہار کیا کہ کئی دفعہ معلوم ہوتا ہے کہ میرا وقت قریب آگیا ہے لیکن امتہ الحی' حمید اور بچے فوراً علاج کی طرف توجہ کرتے ہیں اور ان کی تضرعات اور بے چینی کے نتیجہ پر اللہ تعالیٰ اس کو ٹال دیتا ہے اور آپ بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں کہ فوراً آ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے لئے اس طرح ہر وقت تیار رہتے تھے کہ ہم کو آپ کی طبیعت کی ناسازی کا پتہ بعض اوقات آپ کے بار بار کلمہ دہرانے اور درود شریف پڑھنے کی وجہ سے چلتا تھا۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 142)

اشک فشاں انکشاف

محترم حمید نصراللہ صاحب کا اشک فشاں انکشاف:۔

"آپ بار بار فرماتے تھے کہ امتہ الحی' حمید اور بچوں کی خواہش اور محبت اور جدائی کا خوف اور ان کی دعاؤں اور دلی خواہش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ وقت عنایت فرما رہا ہے اس لئے اپنی وفات سے چار پانچ روز قبل امتہ الحی کو جو کہ قریب ہی کھڑی رہتی تھی فرمایا "بیٹی میری خواہش ہے کہ میں تمہارے بہت قریب لگ کر بیٹھ جاؤں۔" بیٹی نے کہا ابا میرا یہ مقام کہاں کہ آپ میرے قریب لگ کر بیٹھیں۔ آپ حکم فرمائیں کہ میں آپ کے قریب لگ جاؤں۔ تو ہاتھ سے اشارہ کر کے بلایا۔ امتہ الحی نے سینہ پر سر رکھ دیا تو باباجی نے انتہائی پیار سے فرمایا "بیٹی تم نے اپنی پوری کوشش کر لی" امتہ الحی "جی ابا آپ کی حالت تو خراب ہو رہی ہے۔" فرمایا "تو پھر اب کیا کرنا چاہئے" عرض کیا "اللہ تعالیٰ کے حضور آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کرتی ہوں" فرمایا "دیکھو تمہارے بالوں کی ایک لٹ بھی بکھری ہوئی نہ ہو۔ تم جیسا لباس پہنتی ہو اگر اس سے بہتر نہیں تو ویسا ضرور پہننا۔ تمہاری آنکھوں سے آنسو گرتا کوئی نہ دیکھے کہ ہم جب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں تو اس کا اظہار بھی کرنا چاہئے۔" حضرت باباجی کے وصال کے بعد جو مستورات امتہ الحی سے ملنے آئیں اب یہ وہی بتا سکتی ہیں کہ ان کے سامنے کیا حال رہا۔ مجھے تو یہی علم ہے کہ اکیلے میں ہی اس کے آنسو نکلے۔ ہاں یہ مجھے علم ہے کہ بہت نکلے۔

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 145)

حرف آخر۔ ریکارڈ بک

حضرت چوہدری صاحب کی اولیات اور اعزازات

○ پہلے احمدی اور ہندوستانی جس نے "لنکز

باقی صفحہ 6 پر

آصف اقبال ڈوگر بی۔ایس۔سی (آنرز) ایگری کلچر

ای۔ایم ٹیکنالوجی اور زراعت

ای۔ایم (Effective Microorganisms) انتہائی مفید جراثیمی محلول ہے جو ریکیو یونیورسٹی اوکیناوا (جاپان) کے پروفیسر ڈاکٹر ٹیروہیگا کی شب و روز کاوشوں کا نچوڑ ہے۔ اس میں مختلف جراثیم کو یکجا کیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر ان جراثیم کا تعلق مندرجہ ذیل گروہوں سے ہے۔

1- فوٹو سینتھیٹک بکٹیریا (Photosynthetic Bacteria)
2- لیکٹک ایسڈ بکٹیریا (Lactic Acid Bacteria)
3- ییسٹ (Yeast)
4- ایکٹینو مائسیٹیز (Actinomycetes)
5- فرمینٹنگ فنجائی (Fermenting Fungi)

مختلف شعبہ ہائے زندگی مثلاً زراعت، جنگلات، لائیو سٹاک، مرغبانی، ماہی پروری اور ماحولیاتی آلودگی وغیرہ میں مفید جراثیم کے استعمال کو ای۔ایم ٹیکنالوجی کہتے ہیں یہ ٹیکنالوجی جاپان میں 1980ء میں متعارف ہوئی اور عرصہ قلیل میں کئی دوسرے ممالک میں پھیل گئی۔ دنیا کے تیس ممالک میں اس ٹیکنالوجی کے کامیاب نتائج سے متاثر ہو کر ڈاکٹر طاہر حسین، پروفیسر و چیئرمین شعبہ سائل سائنس زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے ای۔ایم ٹیکنالوجی کو 1989ء میں متعارف کرایا۔

ای۔ایم ٹیکنالوجی تین اقسام کے محلول میں دستیاب ہے (1) ای۔ایم بائیو آب (2) ای۔ایم بائیو ویٹ (3) ای۔ایم بائیو کنٹرول۔

ای۔ایم بائیو آب

(بنیادی ای۔ایم)

یہ فصلوں میں نامیاتی مادہ کے ساتھ کم خرچ سے بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا ڈھکنا ہمیشہ اچھی طرح بند رکھیں اور دھوپ سے بچائیں یہ 8 ماہ تک قابل استعمال رہتا ہے جب اس سے بدبو آنا شروع ہو جائے تو اسے استعمال نہ کریں بلکہ ضائع کر دیں۔

"بنیادی" "ای۔ایم بائیو آب" سے "فاضل" "بائیو آب" بنانے کا طریقہ۔

پلاسٹک کا بڑا کین یا ڈرم اتنے ہی سائز کا لیں جتنا کہ فاضل بائیو آب بنانا مقصود ہو اسے گرم پانی سے اچھی طرح دھولیں۔ پلاسٹک کے ڈرم میں 20 لیٹر پانی لیں اور اس میں 1 کلوگرام گڑ، شکر یا شیرہ ڈال کر حل کر لیں اور بعد میں ایک لیٹر بنیادی ای۔ایم بائیو آب کا محلول ڈال لیں اور ڈھکنا بند کر دیں۔ برتن گرمیوں میں سائے اور سردیوں میں دھوپ میں رکھیں 24 گھنٹے بعد ڈھکنا کھول کر گیس خارج کر دیں اور محلول کو چھڑی سے اچھی طرح ہلا کر ڈھکنا دوبارہ بند کر دیں۔ 24 گھنٹے بعد پھر یہ عمل دہرائیں۔ اگر اس میں سے کھٹی میٹھی خوشبو آنا شروع ہو جائے تو یہ استعمال کے لئے تیار ہے ورنہ مزید ایک یا دو دن پڑا رہنے سے تیار ہو جائے گا فاضل بائیو آب تیاری کے بعد 5 سے 7 دن کے اندر اندر استعمال کر لیں ورنہ بعد میں خراب ہو جائے گا۔ خریدا گیا بائیو آب "بنیادی" ہے جو آپ ایک لیٹر بائیو آب سے 20 لیٹر خود تیار کریں گے اسے "فاضل" "بائیو آب کہا جائے گا۔

ای۔ایم فرمینٹر یعنی تالاب

(انتہائی کم قیمت میں کھاد کی فیکٹری)

جن کاشتکار حضرات کے پاس رقبہ زیادہ ہو اور نامیاتی مادہ کم مقدار میں دستیاب ہو وہ نامیاتی مادے کی کم مقدار سے بذریعہ فرمینٹر (Fermenter) بائیو آب استعمال کر کے فوری اور زیادہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ طریقہ اپنانے کے لئے اپنے رقبہ میں سرکاری کھال کے نکہ یا ٹیوب ویل کے قریب ایک پکا تالاب کھال کے ساتھ بنائیں۔ (کچا تالاب ہرگز نہ بنائیں) اور اس میں پانی داخل کرنے اور واپس کھال میں ڈالنے کے لئے تالاب کے شروع و آخر میں ایک فٹ سائز کا نکہ بنائیں۔ اور دونوں نکوں کے درمیان کھال کے اندر ایک کنٹرول نکہ بھی بنائیں۔ بارہ ایکڑ فصل سیراب کرنے کے لئے تالاب کا سائز 18 فٹ لمبائی x 10 فٹ چوڑائی x 5 فٹ کھال کی اوپر کی سطح سے گہرا ہونا چاہئے۔ تالاب سے پانی باہر لے جانے والے نکہ سے ایک فٹ پہلے تالاب میں ایک اتنی ہی اونچی دیوار بنائیں اور اس کے نیچے تالاب کی نچلی سطح پر 8x8 انچ کے پانچ سوراخ رکھیں۔ تاکہ پانی اوپر کی بجائے نیچے ان سوراخوں سے گزر جائے۔ اس طرح تالاب میں ترنگلی سے ہلانے کا عمل بہت کم رہ جاتا ہے۔ اس میں گوبر، مرغیوں کی روڑی یا گنے کی پریس مڈ جو گنے کی مل سے دستیاب ہے تالاب میں ایسے ڈالیں کہ کچھ پانی پہلے لیں پھر روڑی ڈالیں تاکہ روڑی کی تہہ نہ بنے۔ تین فٹ تک روڑی ڈال کر تالاب کو پانی سے بھر دیں پھر روڑی کو پانی میں اچھی طرح ملا لیں۔ پھر اس میں بنیادی ای۔ایم بائیو آب 10 لیٹر سے تیار کردہ 2000 لیٹر فاضل بائیو آب ڈال کر تالاب میں موجود روڑی میں ایسے ملائیں کہ جراثیم پورے تالاب میں شامل ہو جائیں۔

روڑی، پانی اور بائیو آب کے اس محلول کو کم از کم ایک ہفتہ تک پڑا رہنے دیں مزید یہ کہ ہر وہ مادہ جو سبز ہو جیسے چارہ، گھاس یا جڑی بوٹیاں مشین سے کتر کر 3-2 من فی ہفتہ کے حساب سے تالاب میں ڈالنے سے اس محلول کی طاقت میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے اور پھر آبپاشی کے لئے پانی اس میں سے گزار کر لگائیں۔ کھال کے کل پانی کا 1/10 حصہ تالاب میں سے خود بخود گزرے گا۔ اس دوران تالاب میں روڑی کو ترنگلی سے تھوڑا تھوڑا ہلاتے رہیں تاکہ سیاہ مادہ پانی میں حل ہو کر زمین کو جلد زرخیز بنائے۔ اس طرح بارہ ایکڑ سیراب کر لیں۔

تالاب نہ ہونے کی صورت میں فصل اگانے سے پندرہ دن قبل دو ٹرالی گوبر کی کھاد (روڑی) یا شوگر مل کی پریس مڈ کو بائیو کاشت بنا کر یا پھر پہلے ہی 4 ٹرالی فی ایکڑ روڑی زمین میں ڈال لیں اور پھر ہر آبپاشی کے ساتھ 20 لیٹر فاضل بائیو آب فی ایکڑ نکہ پر رکھ کر قطرہ بہ قطرہ طریقہ سے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

ای۔ایم بائیوویٹ

(Em-Biovet)

یہ جانوروں کو صحت مند رکھنے اور گوشت کی کوالٹی بہتر کرنے اور دودھ کی مقدار بڑھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اس کے استعمال سے برائلر چوزے کم خوراک کھا کر زیادہ وزن کرتے ہیں اموات میں کمی واقع ہوتی ہے لیئرز میں انڈوں کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ چین میں ای۔ایم ٹیکنالوجی کے استعمال سے مرغیوں کے 90 فیصد انڈوں سے دو زردیاں نکلیں۔

2 ملی لیٹر ای۔ایم بائیوویٹ فی لیٹر پینے کے پانی میں ملا کر مسلسل استعمال کرائیں۔ اس دوران پانی میں کوئی اینٹی بائیوٹک استعمال نہ کریں۔

دودھیل جانوروں میں دودھ کی پیداوار بڑھتی ہے اور گوشت کی کوالٹی بہتر ہوتی ہے۔ خوراک میں کم از کم 5 ملی لیٹر فی کلو اور زیادہ سے زیادہ 10 ملی لیٹر فی کلو استعمال کر سکتے ہیں۔

2 ملی لیٹر بائیوویٹ فی لیٹر پانی میں ملا کر روزانہ پلائیں۔ 8 ماہ تک قابل استعمال رہتا ہے جب بدبو آنا شروع ہو جائے تو اسے استعمال نہ کریں بلکہ ضائع کر دیں۔

ای۔ایم بائیو کنٹرول

فصلات، سبزیات اور باغات میں نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں کی روک تھام کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ای۔ایم بائیو کنٹرول کو زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے جاپانی سائنسدانوں کی مدد سے تیار کیا ہے۔ یہ کوئی زہر نہیں ہے بلکہ اس بائیو کنٹرول میں مفید جراثیم کے علاوہ سرکہ، آکسن، تمہ، دھتورا، ہلدی، لہسن، نیم، کنوار گندل اور تمباکو کے عرقیات شامل ہیں جو نقصان دہ کیڑوں کے پیٹ میں جا کر ان کا نظام انہضام خراب کر دیتے ہیں جس سے ان کا معدہ پھٹ جاتا ہے اور وہ مرجاتے ہیں۔ بائیو کنٹرول کے استعمال سے انسانی صحت کئی مہلک بیماریوں سے بچ سکتی ہے۔ زہریلی ادویات کے سپرے سے کئی مہلک بیماریاں مثلاً کینسر وغیرہ انسانوں اور جانوروں میں پھیل رہی ہیں۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ ای۔ایم بائیو کنٹرول کے استعمال سے آم، کینو سبزیوں اور کپاس کی اچھی پیداوار حاصل ہوئی ہے انسانی جان کو تحفظ دینے کے لئے بائیو کنٹرول تیار کیا گیا ہے تاکہ نقصان دہ کیڑوں کو مفید جراثیموں کے ذریعے ختم کیا جا سکے۔

بائیو کنٹرول جو کہ مفید جراثیموں کا محلول ہے فصلوں پر سپرے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اسے شروع دن ہی سے فصل پر سپرے کر دیں نتائج زیادہ بہتر برآمد ہوں گے۔

طریقہ استعمال

1 لیٹر بائیو کنٹرول 500 لیٹر پانی میں ڈال کر جتنے ایکڑ پر ممکن ہو احتیاطاً شروع ہی سے ہفتے پندرہ دن کے بعد سپرے کرتے رہنا چاہئے حملہ کی صورت میں لگاتار تین دن سپرے کرنے سے کیڑے مرجاتے ہیں۔ سنڈی وغیرہ کو کپاس کے ٹینڈے کے اندر منہ ڈالنے سے پہلے پہلے سپرے کرنا ہوگا کیونکہ کیڑوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بائیو کنٹرول کو کھالیں پھر فوراً مرجائیں گے۔

زراعت میں ای۔ایم ٹیکنالوجی کے فوائد

ای۔ایم کے استعمال سے فصل کا اگاؤ، بڑھوتری، پھول اور پھل بہتر ہوتے ہیں خاص کر باغات میں پھل جلدی پکتا ہے۔ بائیو آب کا استعمال ضیائی تالیف کا عمل بہتر بناتا ہے۔ جس سے پودے کو زیادہ خوراک ملتی ہے اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

ای۔ایم بیماریوں اور نقصان دہ کیڑوں کے خلاف پودے میں قوت مدافعت پیدا کرتا ہے ای۔ایم زمین کی طبعی، کیمیائی اور حیاتیاتی حالت کو بحال کرتا ہے۔ فصلوں کے مڈھ نہ جلائیں بلکہ ان پر بائیو کاشت کا چھڑکا کر کے بائیو آب کا پانی لگا دیں وہ گل کر نامیاتی کھاد بن جائیں گے۔

ای۔ایم بائیو آب کے باقاعدہ استعمال سے زمین کے اندر مفید جراثیم بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں جب زمین کے اندر مفید جراثیم کافی مقدار میں پیدا ہو جائیں گے تو پھر ای۔ایم کا استعمال کم ہو جائے گا۔ اس کے استعمال سے زمین کے اندر وتر دیر تک قائم رہتا ہے اور اس میں ہل چلانا آسان ہوتا ہے ای۔ایم بائیو آب سے اگائی گئی فصلوں اور سبزیوں کا ذائقہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ سیوریج اور کارخانوں کا خراب پانی بھی ای۔ایم کے ساتھ عمل سے ٹھیک ہو کر جلدی قابل آبپاشی ہوتا ہے۔

ای۔ایم بائیو آب کے استعمال سے کیمیائی کھادوں اور بائیو کنٹرول سے زہریلی ادویات کے اخراجات میں کمی واقع ہوتی ہے۔

ای۔ایم کے بغیر نامیاتی مادہ کئی مہینوں کے بعد اثر دکھاتا ہے لیکن اگر اس کو ای۔ایم بائیو آب کے ساتھ فرمینٹ کیا جائے تو اسی فصل کو فوراً غذائیت مہیا کرتا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی اور

ای-ایم ٹیکنالوجی

جانوروں سے جہاں دودھ اور گوشت جیسی مفید اشیاء حاصل ہوتی ہیں وہاں ان کے فضلے اور پیشاب سے بدبو پھیلتی ہے جس سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ای-ایم ٹیکنالوجی کے استعمال سے ماحولیاتی آلودگی کم ہو جاتی ہے۔

(1) مرغی خانوں میں امونیا اور دوسری زہریلی گیسوں کی بدبو کم ہو جاتی ہے بائیو آب کے سپرے سے ثابت ہوا ہے کہ جو جانور بائیو ویٹ ملا پانی یا خوراک کھاتے ہیں ان کی روڑی سے بدبو نہیں آتی۔

(2) بائیو آب کے سپرے سے مذبح خانوں (Slaughter Houses) میں بدبو کم ہو جاتی ہے۔

(3) گندی نالیوں اور جوہڑوں پر سپرے کرنے سے بدبو کم ہو جاتی ہے گھروں کے (Toilets) میں ہفتے میں ایک مرتبہ تھوڑا سا فاضل بائیو آب ڈالنے سے بدبو ختم ہو جاتی ہے اور گاؤں میں گھروں کے Toilets کی ٹینکیوں (Septic Tanks) میں سلج (Sludge) بھی نہیں بنتا ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے لئے ای-ایم ٹیکنالوجی دنیا کے تیس ممالک میں استعمال ہو رہی ہے۔

طریقہ استعمال

ای-ایم بائیو آب ایک لیٹر 100 لیٹر پانی میں ملا کر ہر ہفتہ 4-3 مرتبہ جانوروں کے باڑوں' مرغی خانوں کے فرش اور دیواروں اور مذبح خانوں کے فرش' نالیوں اور دیواروں پر سپرے کریں۔

علاوہ ازیں جانوروں کے باڑوں اور مرغی خانوں یا کسی اور جگہ جمع شدہ فضلات پر سپرے کرنے سے بدبو کم ہو جاتی ہے اور ساتھ ساتھ بہترین نامیاتی کھاد بھی تیار ہو جاتی ہے۔

نوٹ:- پاکستان میں سالانہ 314.9 ملین ٹن جانوروں کا تازہ گوبر پیدا ہوتا ہے جو خشک ہو کر 69.1 ملین ٹن رہ جاتا ہے جس میں 1.44 ملین ٹن نائٹروجن 1.10 ملین ٹن فاسفورس اور 340'000 ٹن پوٹاشیم اور دوسرے اجزائے صغیرہ و نامیاتی کاربن ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے کسان بھائی جو کیمیائی کھادیں استعمال کرتے ہیں وہ صرف 1.3 ملین ٹن نائٹروجن 410000 ٹن فاسفورس اور 40000 ٹن پوٹاشیم استعمال کرتے ہیں اگر ہم اس کا موازنہ اس قدرتی کھاد سے کریں جو قدرت نے ہمیں مہیا کی ہے تو اس میں ہمارا کسان بھائی 83 فیصد نائٹروجن اور اس سے دوگنی فاسفورس اور چھ گنا پوٹاشیم (K) ضائع کر رہا ہے۔

لہٰذا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ زمینوں کی مستقل زرخیزی کے لئے ان تمام نامیاتی مادوں کو ضائع ہونے سے بچایا جائے۔ ای-ایم بائیو آب کے ساتھ استعمال کر کے کیمیائی کھادوں کے اخراجات کم کئے جائیں تاکہ ملکی معیشت بہتر کی جاسکے اور زمین جو سالہا سال سے اناج پیدا کر رہی ہے اس کی کھوئی ہوئی طاقت کو بحال کیا جا سکے۔

کتابیات

(1) دور حاضر کی ایک اہم زرعی ضرورت ای-ایم ٹیکنالوجی
پروفیسر ڈاکٹر طاہر حسین چیئرمین شعبہ سائل سائنس و ڈائریکٹر تحقیقاتی مرکز برائے قدرتی زراعت زرعی یونیورسٹی فیصل آباد۔

(2) ای-ایم ٹیکنالوجی اور خواتین کا انقلابی کردار
ڈاکٹر طاہر حسین' چیئرمین شعبہ سائل سائنس و ڈائریکٹر تحقیقاتی مرکز برائے قدرتی زراعت زرعی یونیورسٹی فیصل آباد۔

بقیہ صفحہ 4

ان" سے ایل ایل بی کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

- جماعت احمدیہ لاہور کے پہلے امیر
- پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ۔ مسلسل سات سال تک اس عہدہ کے فرائض سرانجام دینا بھی ایک ریکارڈ ہے۔
- اقوام متحدہ میں پہلے پاکستانی وفد کے قائد
- پہلے فرد جنہوں نے اقوام متحدہ میں مسلسل سات گھنٹے تقریر کا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔
- اردن کا اعلیٰ ترین اعزاز "ستارہ اردن" حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی۔
- عالمی عدالت انصاف کے پہلے پاکستانی جج' نائب صدر اور صدر
- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے پہلے ایشیائی صدر
- اقوام متحدہ کے پہلے صدر جن کے دور میں سالانہ اجلاس کا ایجنڈا بر وقت ختم ہو گیا۔
- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پہلی بیعت کرتے وقت سب سے پہلا ہاتھ جو حضور کے ہاتھ میں آیا وہ حضرت چوہدری صاحب کا تھا۔
- پہلے احمدی جو ظاہری لحاظ سے خاندان حضرت مسیح موعود میں نہ ہونے کے باوجود بہشتی مقبرہ کے قطعۂ خاص میں دفن ہوئے۔
- حضرت بانی سلسلہ کے واحد رفیق جنہوں نے یہ تمام اعزازات حاصل کئے۔

(خالد دسمبر 1985ء ص 138)

میر مبشر احمد طاہر نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

خدا کے فضل سے رتبہ بلند و بالا تھا
لگے ہے ایسے کہ سورج بھی تیرا ہالہ تھا

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32684 میں عبدالاعلیٰ ولد شیخ عبدالرشید صاحب قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ وارث خان راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 97-12-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/18000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالاعلیٰ محلہ وارث خان مری روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 میر عبدالرشید تبسم وصیت نمبر 17714 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید بٹ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32685 میں چوہدری سلطان علی ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ کاروبار عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/8 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-11-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 8/8 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالیمن وسطی ربوہ مالیتی اندازاً۔/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری سلطان علی 8/8 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 لیاقت علی انجم دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ مانگٹ دارالیمن وسطی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32686 میں میر انجم پرویز ولد میر محفوظ الحق صاحب قوم کشمیری پیشہ تعلیم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈریانوالہ P/O خاص ضلع نارووال حال طاہر ہوسٹل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-11-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1100 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میر انجم پرویز طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 منور اقبال ثاقب وصیت نمبر 29113 طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 2 عطاء البصیر محمود وصیت نمبر 30026۔

مسل نمبر 32687 میں سہیل احمد ثاقب ولد نصیر احمد بسراء قوم بسراء پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد P/O خاص ضلع حیدر آباد حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-1-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سہیل احمد ثاقب طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 عطاء الوحید باجوہ وصیت نمبر 29991 ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 2 طاہر جمیل بٹ وصیت نمبر 29853۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون

خدمت بھی عبادت بھی

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ 2/21 تحریر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مرزا خالد محمود کو مورخہ 3۔ دسمبر 1999ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت عزیز کا نام "ناصر محمود" عطا فرمایا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے میرے داماد مکرم مرزا مبشر محمود اشرف صاحب کو دوسری بیٹی مورخہ 23۔ جنوری 2000ء کو عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضور انور نے "افشاں مبشر" عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔

احباب دونوں بچوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں باعمر۔ سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم رانا شکور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ ولد مکرم رانا منظور احمد صاحب کا نکاح مکرمہ امتہ المصور صاحبہ بنت مکرم رانا مقصود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ سے مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم عبدالخالق نیر صاحب مربی سلسلہ نے 99-9-26 کو پڑھا۔

رخصتی 99-11-27 کو ہوئی۔ 29۔ نومبر کو قلعہ کالروالا میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر احباب نے شرکت فرمائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشیر احمد لنگاہ صاحب کارکن مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ کی خالہ و خوشدامن محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد نصراللہ وڑائچ صاحب آف چک 9 پنیار مورخہ 19۔ اپریل 2000ء بروز بدھ۔ قضائے الٰہی وفات پاگئیں۔

بیت منعم دارالنصر غربی ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے نماز جنازہ پڑھایا۔ موصوفہ موصیہ تھیں بعد از تدفین مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

بازیافتہ پرس

○ ایک عدد زنانہ پرس کسی دوست نے دفتر صدر عمومی میں جمع کروایا ہے۔ جن کا یہ پرس ہو دفتر سے رابطہ کرلیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ولادت

○ مکرم جلال الدین شاد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 21۔ مارچ 2000ء کو عزیزم قمر احمد صاحب کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "فخر احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ظفر احمد خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ امتہ الرقیب طاہرہ صاحبہ بابت ترکہ مکرم سید سلیم احمد صاحب)

محترمہ امتہ الرقیب طاہرہ صاحبہ وغیرہ ورثاء مکرم سید سلیم احمد صاحب ساکنان مکان نمبر 28/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم سید سلیم احمد صاحب ولد سید فضل الٰہی صاحب۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 28/24 دارالرحمت ربوہ برقبہ 1 کنال 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کی اہلیہ محترمہ امتہ الرقیب طاہرہ صاحبہ کے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ سیدہ امتہ الرقیب طاہرہ صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم عبداللہ سید صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم علی سید صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم محمد سید صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ سلمٰی سید صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ فاطمہ سید صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ عائشہ سید صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیروارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب دارالرحمت شرقی الف لکھتے ہیں۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب سوئٹزرلینڈ (لوگانو) میں مورخہ 18۔ فروری 2000ء کو وفات پا گئے تھے تمام عزیزوں کے علاوہ احباب جماعت اور افراد خاندان مسیح موعود ہمارے غم میں شریک ہوئے نیز کثیر تعداد میں بذریعہ خطوط اور بذریعہ ٹیلی فون ہم لوگوں کو حوصلہ دیتے رہے۔ خاکسار ان سب کا شکر گذار ہے اور دعا کی درخواست کرتا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اقلیتوں پر مظالم

بھارت کے مسلمانوں نے حکمران جماعت بی جے پی کے اقلیتوں سے امتیازی سلوک اور اتر پردیش اسمبلی میں مساجد اور گرجا گھروں سمیت عبادت گاہوں کی تعمیر کے لئے سرکاری اجازت لینے کو لازمی قرار دینے کا بل پیش کئے جانے پر دہلی میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جامعہ مسجد دہلی کے امام کی قیادت میں نکالی جانے والی ریلی میں ایک لاکھ سے زائد مسلمان شریک ہوئے۔ مذہبی عبادت گاہوں کی تعمیر کے لئے سرکاری اجازت حاصل کرنے کے اس بل کی وجہ سے ملک بھر میں شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔

طیارہ پرندے سے ٹکرا کر تباہ

کانگو میں ایک چھوٹا فوجی طیارہ پرندے سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا جس کے باعث 24۔ افراد ہلاک ہوگئے۔ ہلاک شدگان میں روانڈا فوج کا ایک میجر اور دو کیپٹن وغیرہ شامل ہیں۔ حادثہ صوبہ کیٹاگا میں اس وقت پیش آیا جب ہیپائرپورٹ سے پرواز کے ذرا سی دیر بعد طیارے کے ایک انجن میں پرندہ گھس گیا۔ ترجمان کے مطابق پائلٹ نے واپس آنے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہیں ہوسکا۔ اور گر کر تباہ ہوگیا۔

امریکہ اور روس ہتھیاروں کی کمی پر تیار

امریکہ اور روس کے درمیان جنیوا میں ہونے والے مذاکرات میں ہتھیاروں میں کمی کے معاہدے سٹارٹ تھری پر گفتگو کے لئے اتفاق ہو گیا ہے۔ امریکی صدر کے مشیر جون ہالم نے کہا ہے کہ مذاکرات میں دو سے ڈھائی ہزار ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کی تجویز کا جائزہ لیا جائے گا۔ سٹارٹ ٹو پروگرام کے تحت 2007ء تک ساڑھے تین ہزار ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کا کہا گیا تھا امریکی کانگرس نے اس معاہدے کی 1993ء میں منظوری دے دی تھی۔ اس معاہدے پر صدر پوٹن کے دستخط ہونا ابھی باقی ہیں۔

اسرائیل فلسطین مذاکرات نئے مرحلے میں

امریکی صدر نے فلسطینی راہنما یاسر عرفات سے وعدہ کیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں زیادہ فعال کردار ادا کریں گے۔ کلنٹن انتظامیہ کے ایک ترجمان نے اپنا نام نہ ظاہر کرنے کی درخواست کرتے ہوئے مزید بتایا کہ فلسطین اسرائیل مذاکرات نئے مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں۔ صدر بل کلنٹن نے واشنگٹن میں فلسطینی صدر یاسر عرفات سے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے عمل میں تعطل دور کرنے کے لئے بات چیت کی۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فریقوں کے درمیان اختلافات اتنے شدید نہیں ہیں کہ وہ حل نہ ہوں۔

زمبابوے کی امداد بند

زمبابوے میں سفید فام زمینداروں کے خلاف سیاہ فاموں کی کارروائیاں اور صدر موگابے کی جانب سے سیاہ فام قابضین کی حمایت پر صدر کلنٹن اور وزیراعظم ٹونی بلیئر نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ امریکہ نے اس سلسلے میں فوری اقدام کرتے ہوئے زمبابوے کی امداد بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔

یوکرائن کی عمارت میں دھماکہ 3۔ ہلاک

یوکرائن کے ایک قصبے کی آٹھ منزلہ عمارت میں بم دھماکے کے نتیجے میں تین افراد ہلاک اور پانچ زخمی ہوگئے۔ قصبے کے ڈپٹی میئر کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد زیادہ ہو سکتی ہے کیونکہ ابھی ملبہ اٹھایا جارہا ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک بچہ بھی شامل ہے۔ دھماکے سے عمارت کی تین منزلیں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔

عرب ممالک کا اسرائیل پر دباؤ

مشرق وسطیٰ کو مہلک ہتھیاروں سے پاک کرنے کے لئے عرب ممالک نے اسرائیل پر دباؤ بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے مصر این پی ٹی پر دستخط کرنے کے لئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرنے کی اپیل کی تھی۔

بھارت کے کئی علاقوں میں قحط

بھارت کے شمال مغربی علاقوں میں شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ اور راجستھان' گجرات اور آندھرا پردیش میں قحط جیسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔

افریقہ میں قحط کی صورتحال مزید خراب

افریقہ کے جنوبی اور مشرقی علاقوں میں قحط کی صورتحال مسلسل تشویشناک ہے۔ اور خدشہ ہے کہ مزید خراب ہو جائے گی۔ بین الاقوامی امدادی ادارے ملک کے متاثرہ علاقوں میں خوراک اور دوسرا امدادی سامان پہنچا رہے ہیں۔

برازیل میں ٹریفک حادثہ۔ 10 ہلاک

برازیل میں ایک مسافر بس کے حادثے میں دس افراد ہلاک ہوگئے۔ حادثہ بس کا اگلا ٹائر پھٹ جانے کی وجہ سے پیش آیا۔ جس کی وجہ سے ڈرائیور گاڑی پر قابو نہیں رکھ سکا۔ اور بس 20 فٹ اونچے پل سے نیچے جا گری حادثے میں سات افراد موقع پر ہلاک ہو گئے جبکہ 19 کو زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کردیا گیا جس میں مزید تین افراد شدید زخمی ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں دم توڑ گئے۔

فلپائن میں جھڑپ۔ 8 ہلاک

فلپائن میں پولیس کا کہنا ہے کہ "صولو" جزائر میں ایک جھڑپ میں انتہاپسند مسلم گروپ کے 6 اور سرکاری ملیشیا کے 2۔ افراد مارے گئے۔ بی بی سی کے مطابق پولیس کا کہنا ہے کہ مسلم گروپ کے درجن بھر افراد نے وہاں پولیس اور فوج کے گشتی دستے پر حملہ کیا تھا۔

کینیا میں حادثہ

کینیا میں سڑک کے حادثے میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 70 ہو گئی ہے۔ یہ حادثہ نیروبی کی معروف شاہراہ پر ایک مسافر بس اور ٹرک میں تصادم کی وجہ سے پیش آیا۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 22-اپریل۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 24-اپریل غروب آفتاب۔ 6-46
منگل 25-اپریل طلوع فجر۔ 3-59
منگل 25-اپریل طلوع آفتاب 5-27

مجبوراً آگے آنا پڑا۔ مشرف

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے ایک بار پھر کہا ہے کہ سیاسی جلسے جلوسوں پر عائد پابندیاں جلد ختم کردی جائیں گی۔ حکومت نے جمہوری عمل کی بحالی کے لئے اپنے کام کا آغاز کر دیا ہے۔ اخبار نویسوں سے غیر رسمی بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارے دور میں انسانی حقوق کا احترام زیادہ بہتر انداز میں ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے غربت کے خاتمہ کے لئے صوبوں کو 35- ارب روپے دیئے ہیں اس طرح ہر ضلع کو 30- 35 کروڑ روپے ملیں گے۔ انہوں نے کہا جمہوریت کے دعوے داروں نے اس کی مٹی پلید کی مجبوراً ہم وردی والوں کو سامنے آنا پڑا۔

مذہبی انتہا پسندوں نے سکون برباد کیا۔

ایدھی انسانی حقوق کے موضوع پر ہونے والے ایک سیمینار میں معروف سماجی کارکن عبدالستار ایدھی نے کہا کہ میری زندگی کا مشن سچائی اور انسانی خدمت ہے۔ جس شخص کی زندگی میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں اس کی زندگی ادھوری ہے۔ ہمارے ملک کو بعض گندے سیاست دانوں نے گندہ کیا ہے اور بعض مذہبی انتہا پسندوں نے امن و سکون برباد کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف اس وقت پل صراط پر چل رہے ہیں۔ ان حالات میں ملٹری والا ہی چاہئے تھا لیکن مارشل لاء نہیں۔

8 نکاتی اصلاحی ایجنڈے کا اعلان

پاکستان میں قانون کی حکمرانی، شہریوں کے جان و مال کے تحفظ، مذہبی رواداری کے فروغ اور احترام کو یقینی بنانے کے لئے حکومت نے آٹھ نکاتی اصلاحی ایجنڈے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس میں شہریوں سے ہتھیاروں کی واپسی۔ سمگلنگ کا خاتمہ۔ ملکی و غیر ملکی افراد کا اندراج اور ڈیٹا کنٹرول کیا جائے گا۔ نیز پولیس، جیل اصلاحات، امیگریشن نظام کی کمپیوٹرائزیشن اور فرقہ وارانہ مسائل کا حل بھی ہوگا۔

نواز شریف نے ڈائری لکھنا شروع کردی

نواز شریف نے جیل میں اپنی یادداشتیں تحریر کرنے کا کام باقاعدگی سے شروع کر دیا ہے۔ اور نوٹس کی صورت میں اپنی سیاسی زندگی کے اہم واقعات اور باتیں اپنی اہلیہ کلثوم نواز کو دے رہے ہیں جو ان نوٹس کو محفوظ کر رہی ہیں۔ بعض نوٹس پر وکلاء سے صلاح مشورہ بھی کیا جاتا ہے۔

باڑہ مارکیٹوں کے خلاف آپریشن

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ باڑہ مارکیٹوں کے باعث پاکستان کی معیشت کو سخت نقصان کا سامنا ہے۔ اس سے ہماری انڈسٹری تباہ ہو رہی ہے۔ ملکی معیشت کو مضبوط بنانے کے لئے ان مارکیٹوں کے خلاف آپریشن بہت ضروری ہے۔

پاکستان میں FBI کے دفتر کا قیام؟

وفاقی وزارت داخلہ کے ترجمان ایڈیشنل سیکرٹری تسنیم درانی نے کہا ہے کہ پاکستان میں امریکی فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن (ایف بی آئی) کے دفتر کے قیام کا وزارت داخلہ کو کوئی علم نہیں۔

تین ملکی کرکٹ ٹورنامنٹ کا شیڈول

ویسٹ انڈیز میں کھیلے جانے والے تین ملکی ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں پاکستان کرکٹ ٹیم کا شیڈول درج ذیل ہے۔

23-اپریل۔ تیسرا فائنل۔ پورٹ آف سپین۔
27 سے 30- اپریل۔ انڈر 23 بمقابلہ ویسٹ انڈیز۔ گیانا
5 سے 9 مئی پہلا ٹیسٹ میچ۔ جارج ٹاؤن
18 سے 22 مئی دوسرا ٹیسٹ میچ۔ برج ٹاؤن
25 سے 29- مئی۔ تیسرا ٹیسٹ۔ سینٹ جانز۔

ضرورت برائے سٹاف

(1) دفتری کام کے لئے عمر کی معیاد کم از کم 25 سال سے 35 سال ہونی چاہئے۔ اور تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونی چاہیے۔
(2) گھریلو خادم کے لئے عمر کی معیاد کم از کم 25 سال سے 35 سال ہونی چاہئے۔ تعلیمی قابلیت لازمی نہیں
انٹرویو بالمشافہ سہ پہر 3 بجے سے 6 بجے تک ملیں
میاں بھائی گلی نمبر 5 کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ، شاہدرہ لاہور فون نمبر 7932517، 7932514-16

تازہ اور عمدہ پھل
آپ کی خدمت میں ایک بار پھر ہر موسم کے مطابق تازہ اور عمدہ پھل دستیاب ہیں
بھولا فروٹ اینڈ ڈرائی فروٹ شاپ
* بشارت مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ *
پروپرائیٹر افتخار احمد بھولا

UNIVERSAL
Universal Voltage Stabilizer

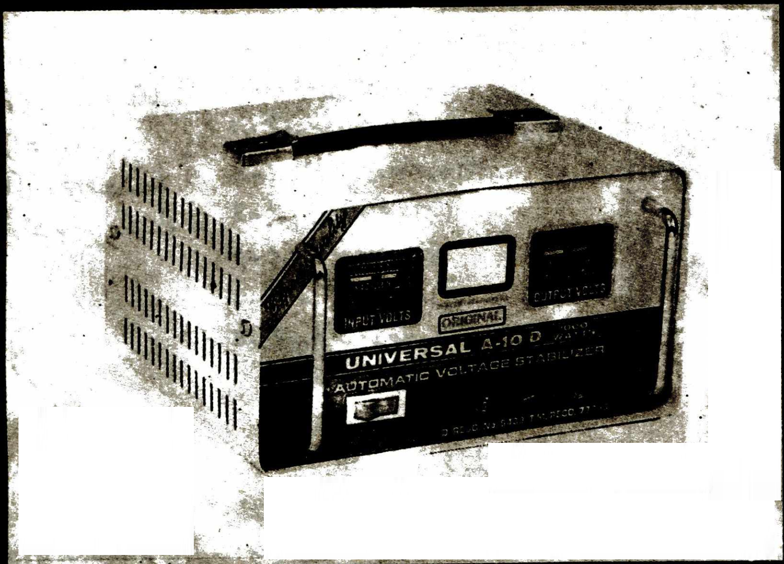

UNIVERSAL APPLIANCES
SIGN OF QUALITY
® TM REGD #113314, 77396 Ⓓ DESIGN REGD # 6439 © Copyrights 4851, 4938, 5562, 5563, 5775.
HASSAN TRADERS Rabwah

MEDICAL EQUIPMENT
ECG, CARDIAC MONITORS,
DEFIBS, ULTRASOUND &
PRINTERS, XRAY, CT SCAN
ALL HOSPITAL & LAB EQUIPMENTS
IMS
21 Bank Sqr. Mkt
Model Town Lahore
Tel: 042-5865976 &
Mob: 0303-7584801